آسان تجوید القران

تجوید سے کیامراد ہے؟

تجوید عربی زبان کے لفظ جَوَّدَ سے بنا ہے۔اس کا مطلب ہے کسی چیز کو نکھارنا،اور خوبصورت بنانا۔

لغوی معنیٰ: تجوید کا لغوی معنیٰ تحسین یعنی خوبصورت بنانا، نکھارنا۔

اصطلاحی معنیٰ: تجوید کا اصطلاحی معنیٰ ہے کہ:

"تمام حروف کو صفاتِ لازمہ اور عارضہ سے ادا کرنا"۔

تجوید کی مدد سے ہم قرانِ پاک پڑھتے ہوئے چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی غلطی سے بچ سکتے ہیں نیز یہ ایک ایسا ہنر اور راستہ ہے جس کے قوانین پڑھنے اور سمجھنے کی بدولت انسان اپنی غلطی کو پہچان لیتا ہے۔

یہ صفات کا بیان انشااللہ آخر مین مکمل تفصیل کے ساتھ پڑھایا جائیگا

غلطی کی اقسام

قرانِ مجید کی تلاوت کرتے ہوئے عام طور پر جو غلطیاں ہوتی ہیں وہ دو طرح کی ہیں۔

1۔ لحن جلی (بڑی غلطی)

2۔ لحن خفی (چھوٹی غلطی)

لحن جلی: وہ غلطی ہے کہ جس کو کرنے پر گناہ ہے۔

- غلطی میں ایک حرف کو دوسرے حرف میں تبدیل کر دینا جیسے تَعْلَمُوْنَ، یَعْلَمُوْنَ

- یازبر، زیر اور پیش کو بدل دینا جیسے ضَرَبَ ، ضُرِبَ

- ایسی غلطی کرنا کی جس سے الفاظ کے معنیٰ بدل جائیں جیسے قلب (دل) ، کلب

لحن خفی: یہ وہ غلطی ہے کہ جو غلطی تو شمار ہوتی ہے مگر اس کو کرنے پر گناہ نہیں ہوتا ہے۔

جیسے راء کو پُر (موٹا) اور باریک پڑھنا۔

تجوید کی اہمیت

تجوید کے بارے میں علماء کرام فرماتے ہیں کہ اس کا سیکھنا واجب ہے (کم از کم اتنی جو نماز میں ضروری ہے)۔ کیونکہ اگر علم تجوید نہ سیکھا جائے تو ادائیگی میں غلطی ہوگی جس کی وجہ سے معنیٰ تبدیل ہو جائے گا جس کی وجہ سے نماز کے فاسد ہونے کا حکم بھی لگتا ہے۔ کبھی تو معنیٰ اس قدر بدل جاتا ہے کہ بلکل ہی کفریہ معنیٰ بن جاتا ہے اس لیے اس کا سیکھنا بہت ضروری ہے۔

تجوید کی بنیاد

تجوید کی بنیاد "ا" تا "ی" تک کے حروف پر ہے۔ جن کو **"حروفِ تہجی"** کہتے ہیں اور ان کا دوسرا نام **"حروف الهجا"** بھی ہے۔ جس کے حروفِ تہجی ادائیگی کے اعتبار سے جتنے مضبوط اور اچھے ہوں گے اس کی تجوید اتنی ہی مضبوط ہو گی۔

یہ 29 حروف ہیں، آسانی کے لیے ان کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

حصہ اول حصہ دوم

حروفِ الهجا / حروف تہجی			
ث	ت	ب	ا
	خ	ح	ج
ز	ر	ذ	د
ض	ص	ش	س
غ	ع	ظ	ط
ل	ک	ق	ف
ھ	و	ن	م
ے	ی	ء	ہ

نوٹ: دائروں میں لکھے حروف کی پریکٹس کرنی ہوگی۔ بقیہ حروف کی ادائیگی عام ہے وہ ہمیں آتی ہوتی ہے۔

حرکات کا بیان

حرکات حرکت کی جمع ہے۔ زیر ـِـ، زبر ـَـ اور پیش ـُـ کو حرکات کہتے ہیں۔ جس حرف پر کوئی حرکت ہو اس کو متحرک کہتے ہیں۔ زبر اور پیش حرف کے اوپر، زیر حرف کے نیچے ہوتی ہے۔

حرکات
کھڑی حرکات
زبر
زیر
پیش
کھڑی زبر
کھڑی زیر
الٹا پیش
زبر کی آواز منہ کھول کر ادا کرتے ہیں
زیر کی آواز کو نیچے گرا کر ادا کرتے ہیں
پیش کی آواز ہونٹوں کو گول کر کے ادا کرتے ہیں
کھڑی حرکات کو ایک الف کی مقدار کھینچ کر، لمبا کر کے پڑھیں گے
اَ،بَ
اِ،بِ،تِ
اُ،بُ،تُ
جزم / سکون "ـْ"
تشدید "ـّ"
علامات
حروفِ الھجا
حصہ اول
حصہ دوم
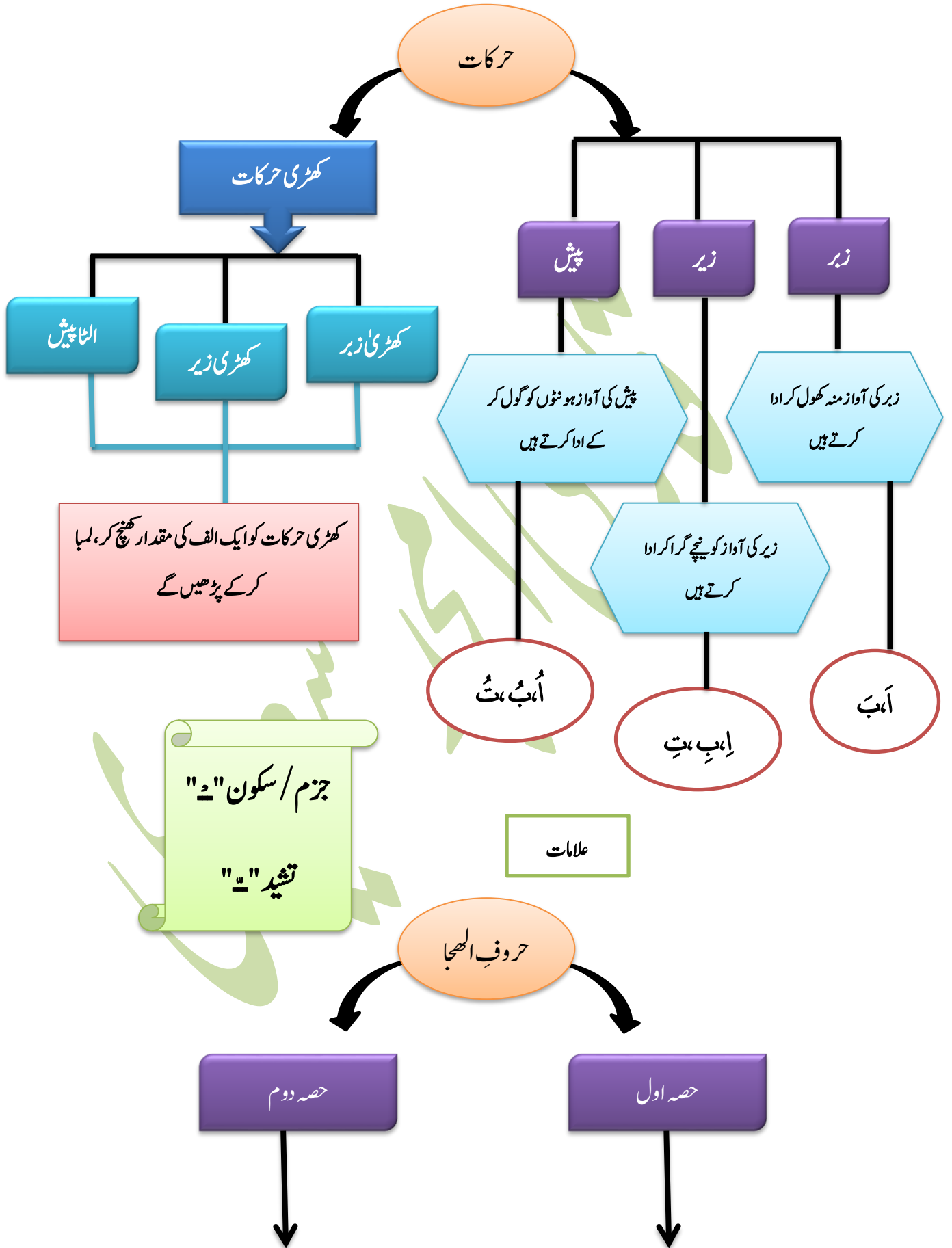
پُر اور باریک ادائیگی
مخارج
پُر پڑھے جانے والے حروف
ہمیشہ باریک پڑھے جانے والے حروف
کبھی پُر (موٹے) اور کبھی باریک پڑھے جانے والے حروف
حروفِ حلقی
حروفِ شفویہ
حروفِ لسانیہ
حصہ اول (حروفِ تہجی)
موٹے پڑھے جانے واے حروف
باریک پڑھے جانے واے حروف
کبھی موٹے اور کبھی باریک پڑھے جانے واے حروف
7 حروف
19 حروف
3 حروف
خ،ص،ض،غ، ط،ق،ظ
ب،ت،ث،ج،ح،د،ذ،ز،س،ش،ع، ف،ک،ل،م،و،ہ،ء،ی
ا،ل،ر
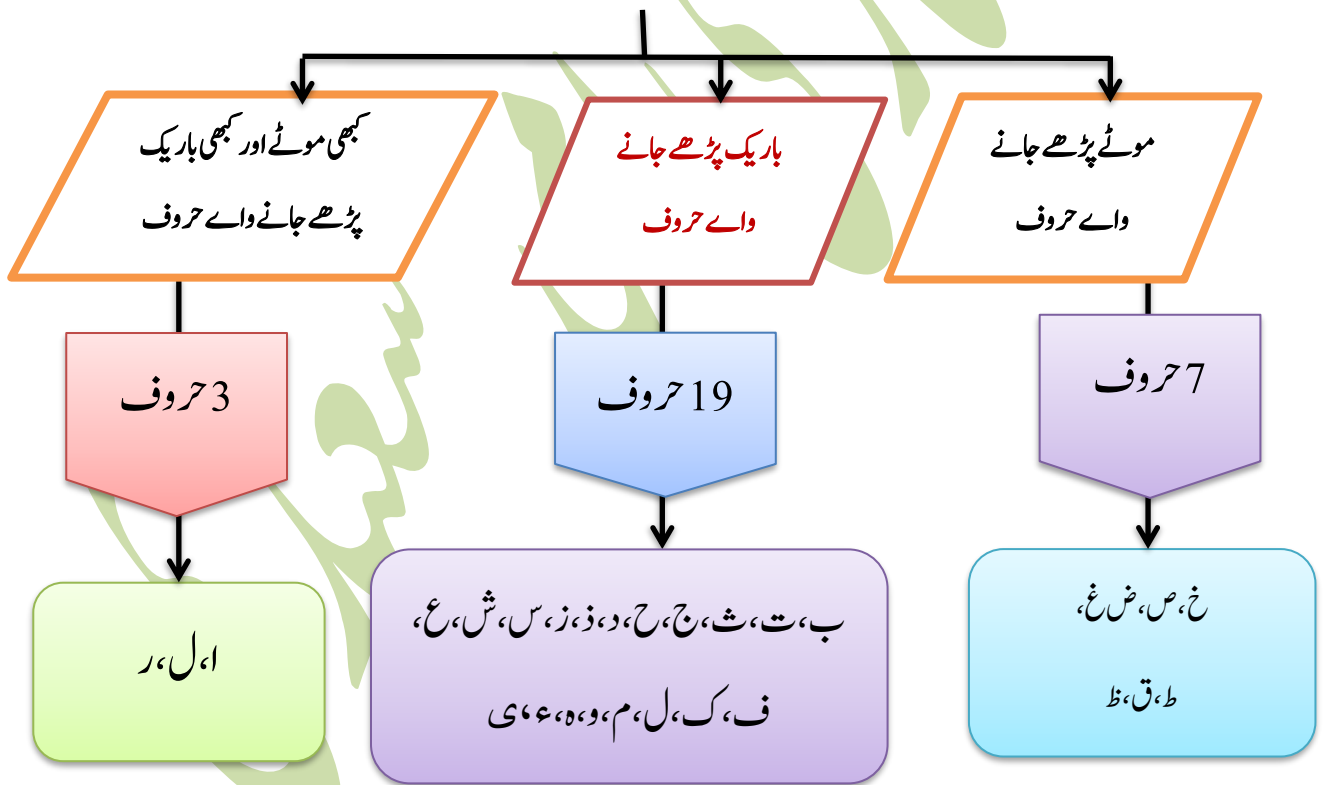
حصہ اول (موٹے اور باریک پڑے جانے والے حروف)

حروفِ تہجی ایک خاندان کی طرح ہے۔ ادائیگی کے اعتبار سے اس میں 3 طرح کے حروف پائے جاتے ہیں۔

1۔۔ ہمیشہ پُر (موٹے) پڑھے جانے والے حروف۔ یہ 7 حروف ہیں ان کا مجموعہ **خص ضغط قظ** ہے۔ ان حروف کو **حروفِ مستعلیہ** کہتے ہیں۔

خ، ص، ض غ،، ط، ق، ظ ⬅

2۔۔ کبھی موٹے اور کبھی باریک پڑھے جانے والے حروف۔ یہ 3 ہیں ان کو **شبیہ مستعلیہ** کہتے ہیں۔

ا، ل، ر ⬅

3۔۔ ہمیشہ باریک پڑھے جانے والے حروف۔ یہ بقیہ 19 حروف ہیں۔

سوال یہ ہے کہ:

"ا، ل، ر" کب موٹے اور کب باریک پڑھیں گے؟

الف اس وقت موٹا پڑھا جائے گا جب الف سے پہلے والا حرف موٹا ہو گا

الف اس وقت باریک پڑھا جائے گا جب الف سے پہلے والا حرف موٹا نہ ہو۔

الف
سے پہلے
باریک حرف ہو
موٹا حرف ہو
الف باریک پڑھیں گے
الف موٹا پڑھیں گے
مثال:
ذَالَ
مثال:
قَالَ
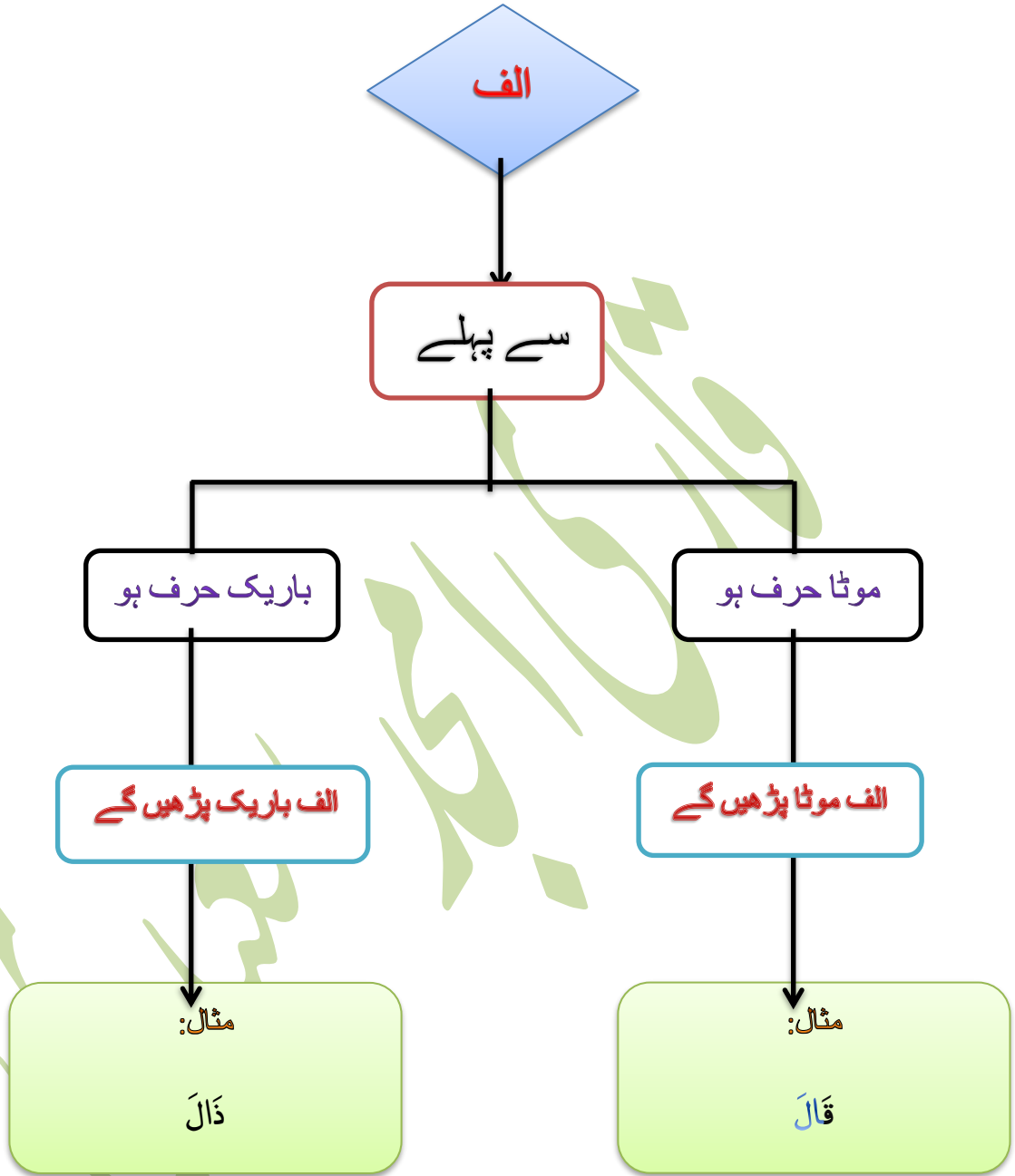
لام کا قاعدہ: " ل "لفظ "اللہ "میں موٹا پڑھا جائے گا مگر ہمیشہ نہیں۔
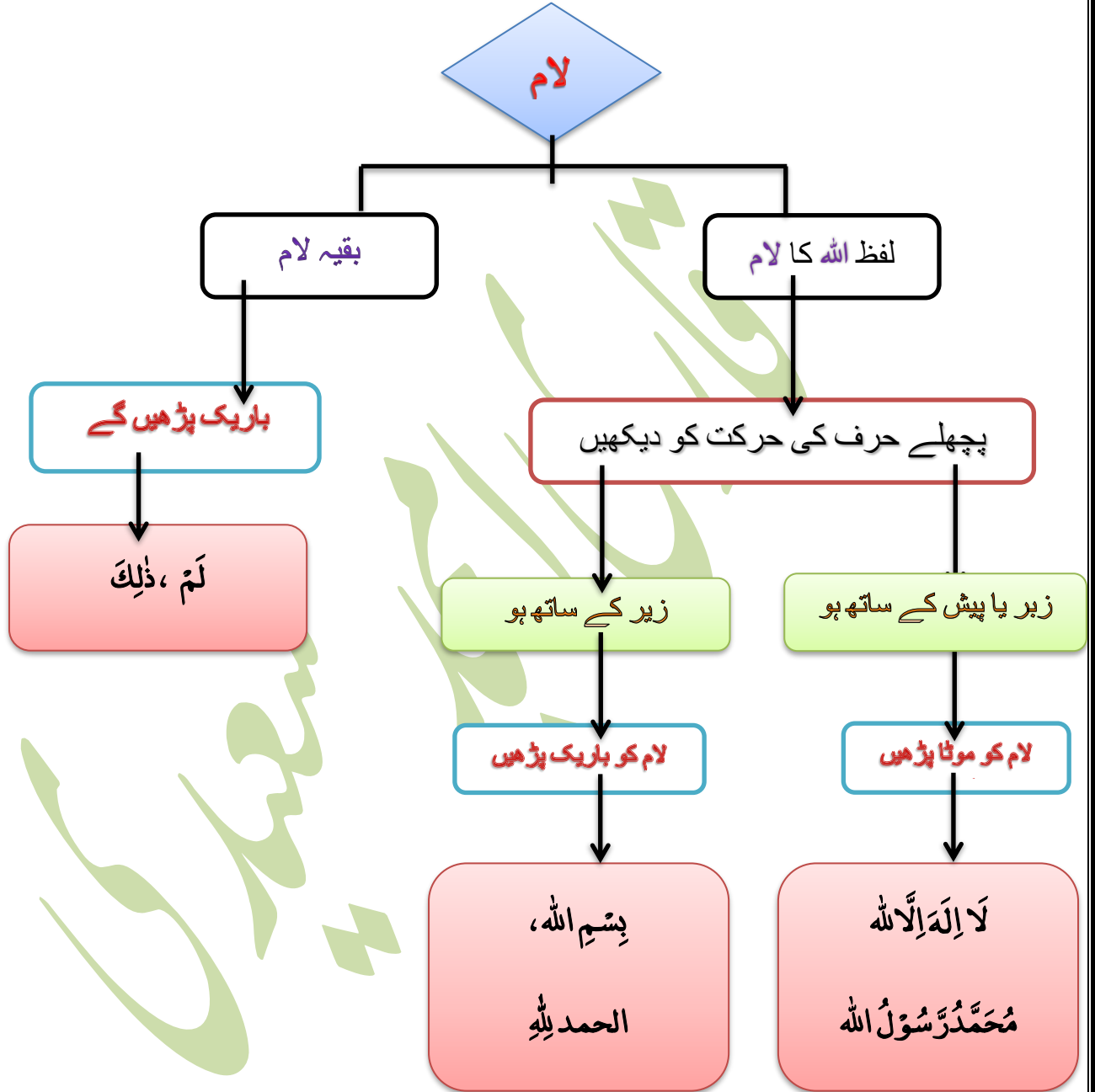
راء کا قاعدہ: "ر" کے اوپر جب کوئی حرکت ہو تو یہ عمومی قاعدہ ہے۔ اس میں مزید کچھ تفصیل ہے جو آگے ہے۔

راء کی دوسری صورت
راء ساکن ہو / وقف کی صورت ہو
تو ر سے پچھلے حرف کو دیکھنا
پیچھے
پچھلے
پچھلے
راء
راء
بَشِیْرَ ، خَیْرَ
وَنْحَرْ، کَوْثَرْ، زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ
زیر اصلی یا عارضی ہے
راء ساکن کے بعد حروف
زیرعارضی
باریک
مستعلیہ
اسی
الگ
راء
راء
راء
راء
راء
اِرْجِعِیْ
واسْتَغْفِرْهُ
مِرْصَادً
فِرْعَوْنَ
الَّذِی ارْتَضٰی
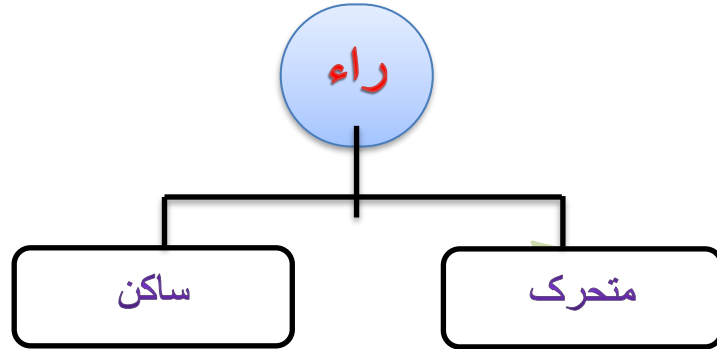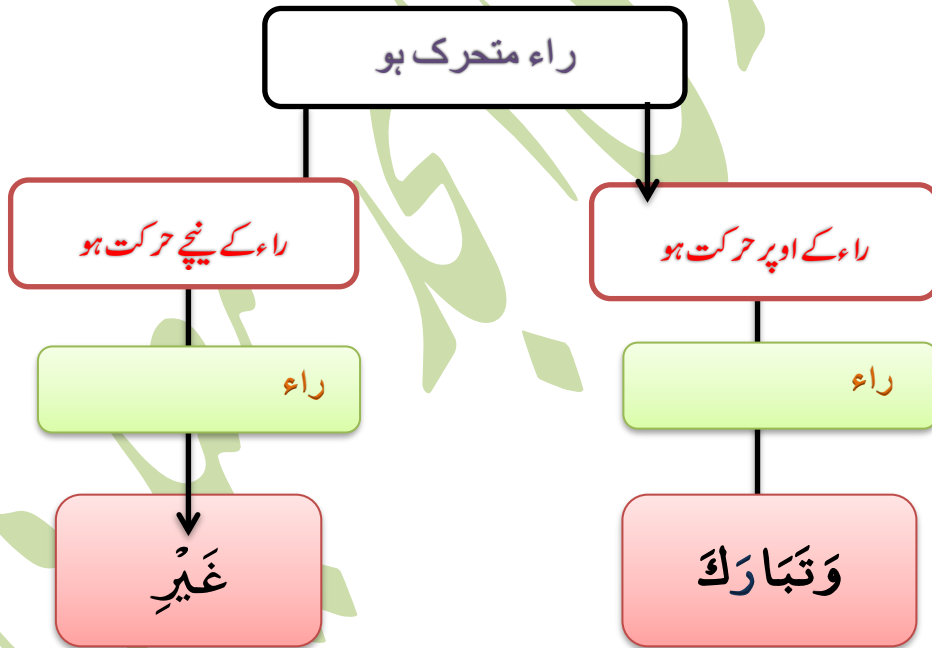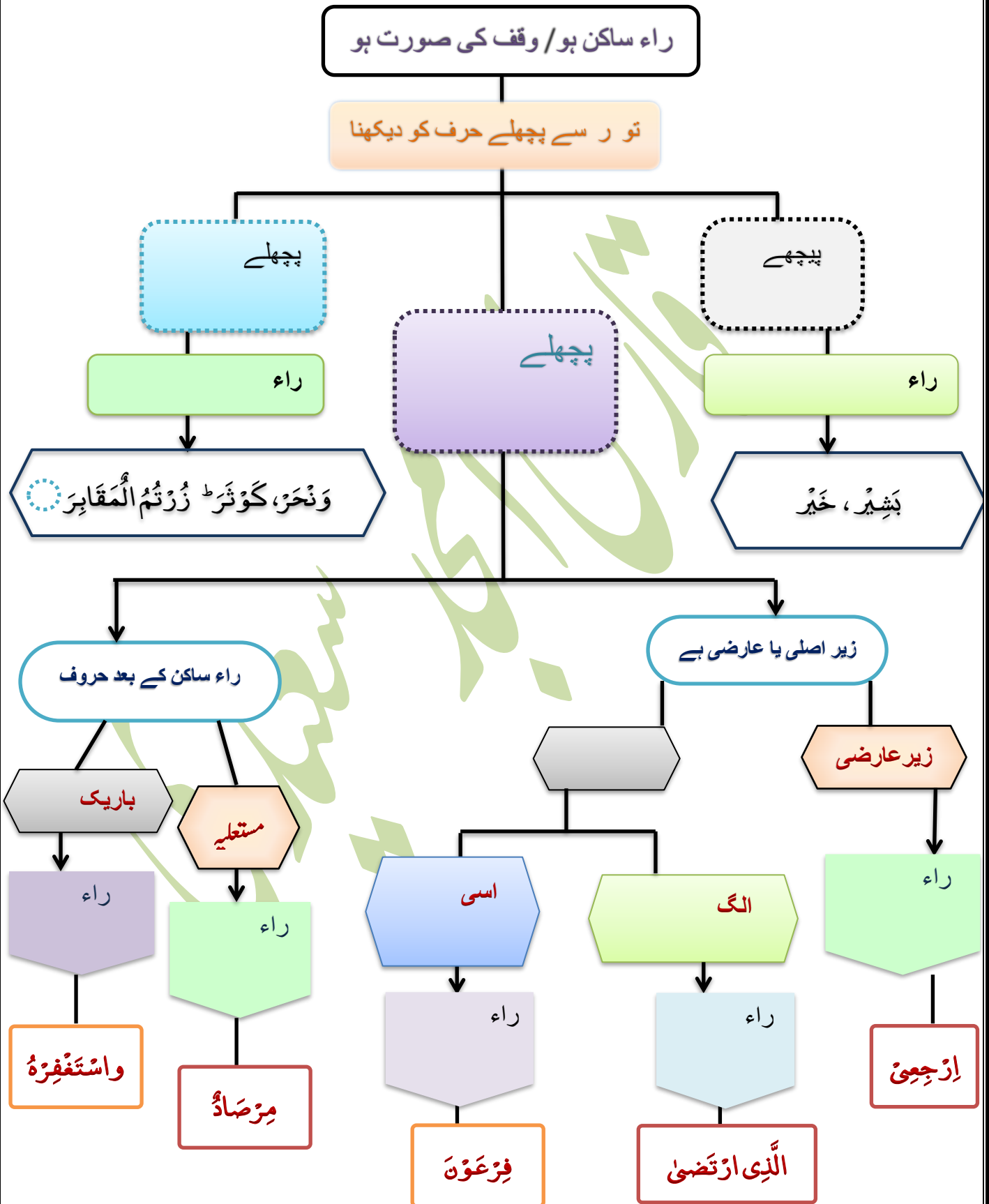
حصہ دوم مخارج

مخارج مخرج کی جمع ہے۔ مخرج اس جگہ یا مقام کو کہتے ہیں جہاں سے کوئی بھی حرف ادا ہو تا ہے۔

مخرج کی بنیاد پر حروف کی تین اقسام ہیں۔

1۔ حروف حلقیہ، 2۔ حروف لسانیہ، 3 حروف شفویہ۔

حلقی مخرج

حروف حلقیہ: ء، ھ، ع، ح، غ، خ

یہ (6) ہیں۔ وہ حروف جن کو حلق یعنی گلے سے ادا کیا جاتا ہے۔

حلق کے تین حصے ہیں 1۔ اوپری حصہ 2۔ درمیانی حصہ 3۔ نیچلا حصہ

حلق کے نچلے حصے سے ادا ہونے والے حروف ء (ہمزا)، ھ (ھا)۔

حلق کے درمیانی حصے سے ادا ہونے والے حروف ع (عین)، ح (حا)۔

حلق کے اوپری حصے سے ادا ہونے والے حروف غ (غین)، خ (خا)۔

لسانی مخرج

حروفِ لسانیہ: ق، ک، ج، ش، ی، ض، ل، ، ن، ر، ط، د، ت، ظ، ذ، ث، ص، ز، س

یہ (18) ہیں۔ وہ حروف جو زبان سے ادا ہوتے ہو۔

حروفِ لھویہ: یہ (2) ہیں ق، ک

(ق) زبان کی جڑ اور تالو کے نرم حصہ سے ادا ہو تا ہے۔

(ک) زبان کی جڑ اور تالو کے سخت حصہ سے ادا ہو تا ہے۔
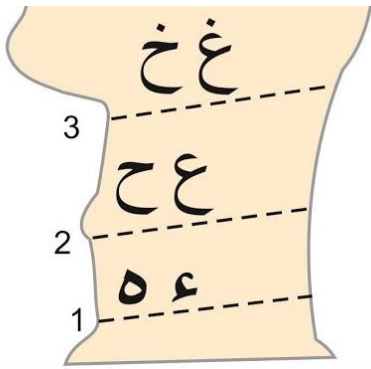
حروف شجریہ: یہ (3) ہیں۔ **ج، ش، ی** یہ زبان کے درمیان اور تالو کے درمیان سے ادا ہوتے ہیں

حرفِ حافیہ: یہ (1) ہے۔ **ض** یہ زبان کے کروٹ اور اوپر کی داڑھوں کی جڑ سے ادا ہوتا ہے۔

حرفِ طرفیہ: یہ (3) ہیں۔ **ل، ن،**

(**ل**) زبان کا کنارے اور ضواحک سے ثنایا (سامنے کے دانت) تک کے دانتوں کے مسوڑوں سے ادا ہوتا ہے۔

(**ن**) زبان کا کنارے اور انیاب (نوکیلے دانتوں) سے ثنایا (سامنے کے دانتوں) تک کے دانتوں کی جڑوں سے ادا ہوتا ہے۔

(**ر**) زبان کی نوک اور مقابل کے تالو سے ادا ہوتا ہے۔ یعنی زبان کی نوک مقابل کے یعنی منہ کے بلکل سامنے کا تالو کا سخت حصے سے لگے گی اور زبان اوپر کو تالو کی طرف اٹھے گی۔

حروفِ نطعیہ: یہ (3) ہیں۔ **ت، د، ط** زبان کی نوک اور اوپر کے دانتوں سے ادا ہوتے ہیں۔ زبان کی نوک اور اوپر کے دانتوں سے ادا ہوتے ہیں

حروفِ لثویہ: یہ (3) ہیں۔ **ث، ذ، ظ** یہ زبان کے کنارے اور اوپر کے دانتوں کے اندرونی کنارے سے ادا ہوتے ہیں۔ ان کو ادا کرتے ہوئے سیٹی کی آواز نہیں آنی چاہیے۔

حروفِ صفیریہ: یہ (3) ہیں۔ **ز، س، ص** زبان کے کنارے اور اوپر کے دانتوں کے اندرونی کنارے سے ادا ہوتے ہیں۔ ان کو ادا کرتے ہوئے سیٹی کی آواز آنی چاہیے۔

شفوی مخرج

حروفِ شفویہ: یہ (4) ہیں۔ **ب، م، و، ف** وہ حروف جو ہونٹوں سے ادا ہوتے ہو۔

(**ف**) اوپر کے دانتوں کے کنارے اور نیچلے ہونٹ کے تر حصے سے ادا ہوتا ہے۔

(**ب**) دونوں ہونٹوں کے تر حصے سے ادا ہوتا ہے۔

(**م**) دونوں ہونٹوں کے خشک حصے سے ادا ہوتا ہے۔

(**و**) دونوں ہونٹوں کی گولائی سے ادا ہوتا ہے۔

مخارجِ حروف کا نقشہ
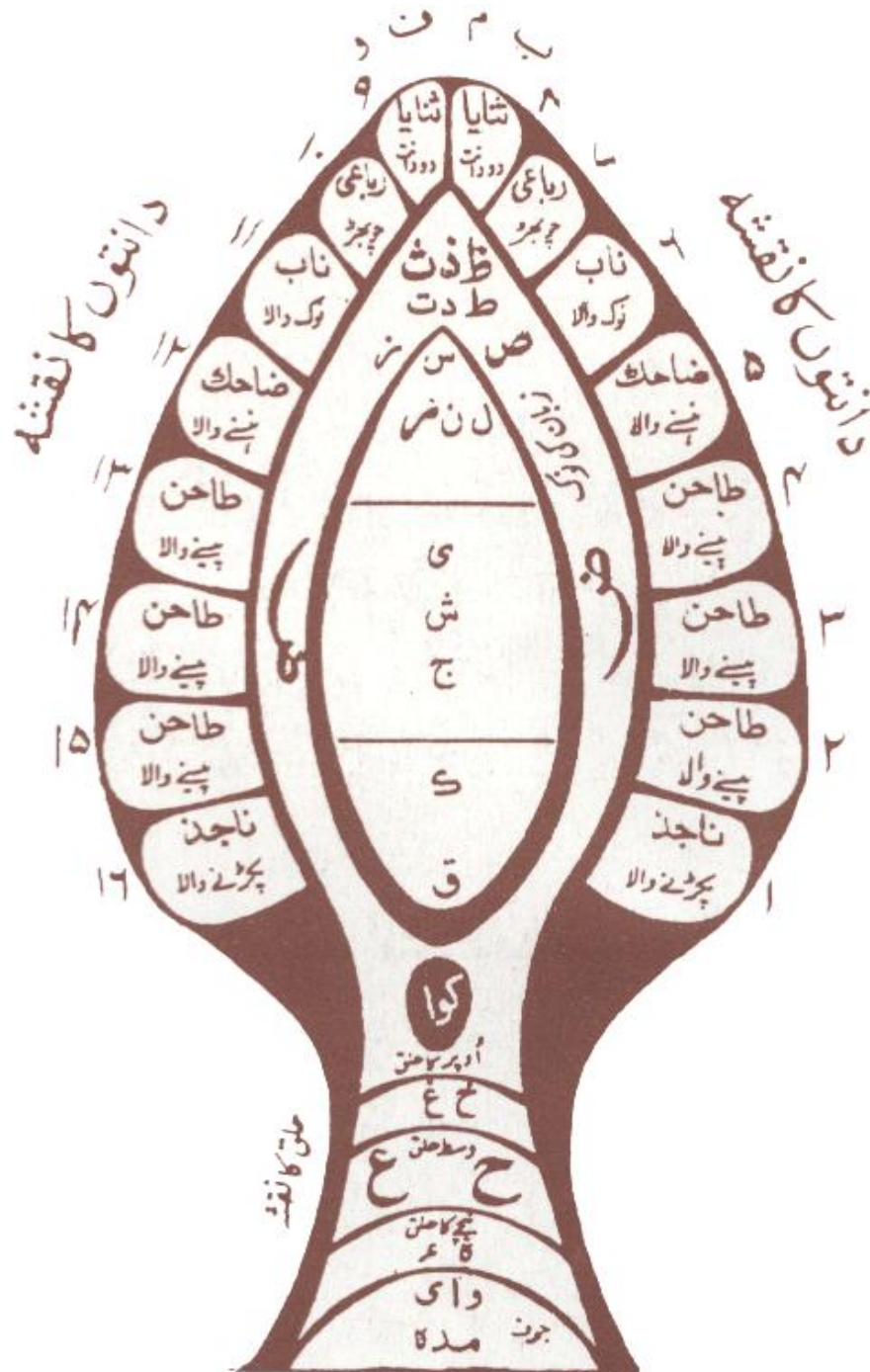
حروفِ لین

یہ(2)حروف ہیں۔ان کو بغیر کھینچے،بغیر جھٹکا دیئے نرمی کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے۔

1۔واؤلین(وساکن سے پہلے زبر جیسے بَوْ)۔

2۔یالین(ی ساکن سے پہلے زبر جیسے بَیْ)

حروف لین کو بغیر کھینچے بغیر جھتکا دیے نرمی کے ساتھ معروف پڑھتے ہیں

حروفِ قلقلہ

یہ(5)ہیں۔ان کو اس طرح ادا کرتے ہیں کہ آواز مخرج سے ٹکرا کر واپس لوٹتی محسوس ہو۔
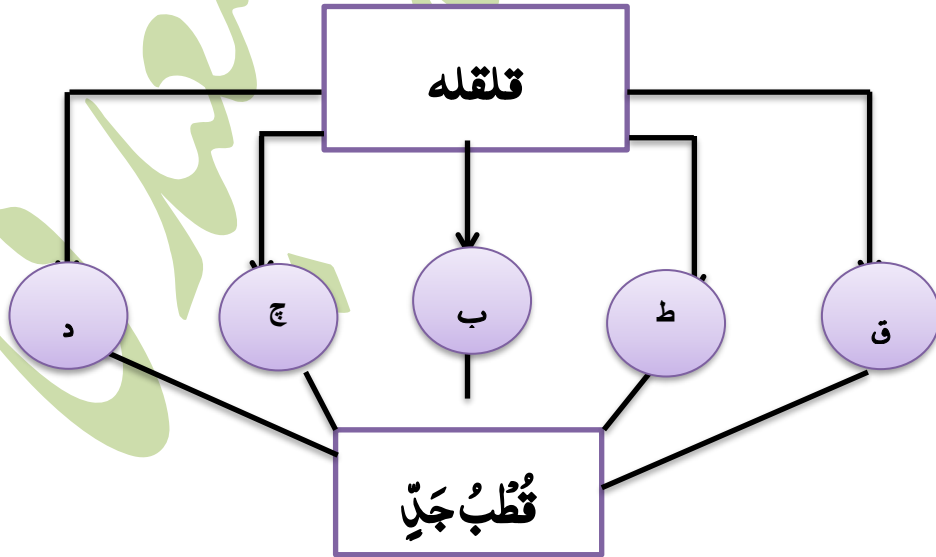
مد کیا ہے

مد کے لغوی معنیٰ: کھینچنا، لمبا کرنا اور دراز کرنا کے ہیں۔ مد کے دو سبب ہیں "ء" اور سکون "ۡ"

اصطلاحی معنیٰ: حروف مدہ یا مد کے ساتھ آنے والے حروف کو کھینچ کر، لمبا کر کے ادا کرنا۔

مد کی اقسام

مد کی دو اقسام ہیں
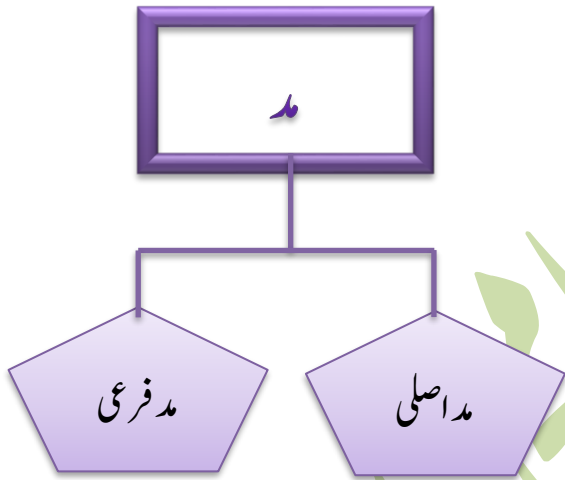
1۔ مد اصلی (جس میں آواز کو تھوڑا لمبا کھینچنا)

2۔ مد فرعی (جس میں آواز کو زیادہ لمبا کھینچنا)

مد اصلی

مد اصلی وہ کہ جس میں آواز کو تھوڑا لمبا کھینچنا ہوتا ہے۔ مد اصلی کی مقدار یعنی آواز کو تھوڑا کھینچنے کی مقدار ایک الف ہے یعنی ایک سیکنڈ کے لیے یا ایک انگلی کو بند کرنے میں جتنا وقت لگے اتنی دیر آواز کو لمبا کرنا ہے۔ قرآن پاک میں آواز کو لمبا و چھوٹا کرنے کا خاص خیال رکھنا ہوتا ہے کہ اس سے بھی بعض اوقات معنیٰ بدل جاتے ہیں۔ جیسے قَالَ (ایک شخص نے کہا) اور قَالَا (دو اشخاص نے کہا)۔

مد اصلی کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔
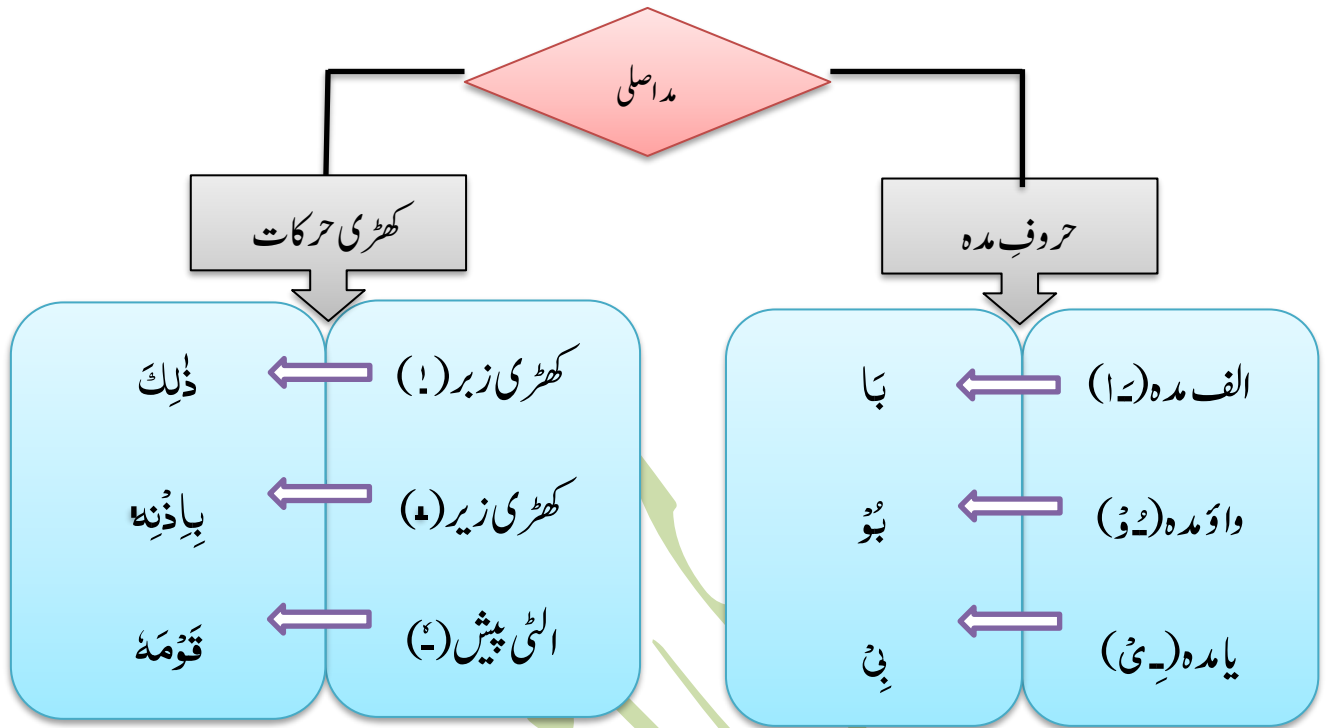
فرعی مد

مد فرعی وہ مد جو مد اصلی کے علاوہ کسی وجہ سے پیدا ہو جائے۔ مد اصلی کے بعد کوئی ایسا سبب آجائے جس سے کوئی مد پیدا ہو رہی ہو تو وہ مد فرعی ہو گا۔ مد فرعی کی مقدار مد اصلی سے زیادہ ہوتی ہے یعنی دو الف سے پانچ الف تک ہوتی ہے۔

مدِ فرعی کی اقسام

1۔ مد واجب (مدِ متصل)، 2۔ مد جائز (مدِ منفصل)، 3۔ (مد لازم)، 4۔ (مد عارض)

مد متصل (مد واجب)

جب کسی لفظ میں حروفِ مدہ اور کھڑی حرکات کے فوراً بعد ہمزاء آجائے، اور وہ ہمزاء اسی لفظ میں ہو تو وہ مد مد متصل یا مد واجب کہلائے گی۔ مدِ متصل (مدِ واجب) کو لمبا کرنا واجب ہے اور اس کی مقدار 3 سے 5 الف کے برابر ہے۔

مثال: جیسے جَآءَ

مد جائز (مد منفصل)

جب کسی لفظ میں حروفِ مدہ اور کھڑی حرکات کے فوراً بعد ہمزاء آجائے اور وہ ہمزاء اسی لفظ میں نہ ہو بلکہ آگے کے لفظ میں ہو تو وہ مد منفصل یا مد جائز کہلائے گی۔ مدِ منفصل (مدِ جائز) کو لمبا کرنا جائز ہے اور اس کی مقدار 3 سے 5 الف کے برابر ہے۔ عربوں میں اس مد کو مدِ متصل سے کم لمبا پڑھا جاتا ہے۔

مثال: جیسے اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰكَ

مد لازم

جب کسی لفظ میں حروفِ مدہ اور کھڑی حرکات کے بعد ساکن حرف، سکون اصلی (وہ جزم جو عارضی نہ ہو یعنی خود سے نہ لگائی جائے) یا تشدید آجائے تو بھی مد پیدا ہوتی ہے اسے مدِ لازم کہتے ہیں۔ اس کو 3 سے 5 الف کی مقدار لمبا کرتے ہیں۔

مثال: جیسے آٰلۡـٰٔنَ ، وَلَاالضَّآلِّیۡنَ

مد عارض

حروفِ مدہ یا حروفِ لین کے بعد سکون عارضی ہو تو وہ مد عارض کہلائے گی۔ اس کو بھی 2 سے 4 الف مقدار لمبا کیا جاتا ہے۔

مثال: جیسے مُسۡلِمُوۡن، قُرَیۡشٍ سے بعد وقف قُرَیۡش۝، شَفَتَیۡنۡ۝

نون ساکن اور تنوین کے قواعد

جب نون ساکن اور تنوین کے بعد حروفِ تہجی میں سے الف کے علاوہ کوئی حرف آجائے تو نون ساکن اور تنوین کو پڑھنے کے چار قواعد ہیں۔

1۔ادغام

2۔اظہار

3۔اقلاب

4۔اخفاء

تنوین

دوزبر،دوزیر اور دو پیش کو تنوین کہتے ہیں۔
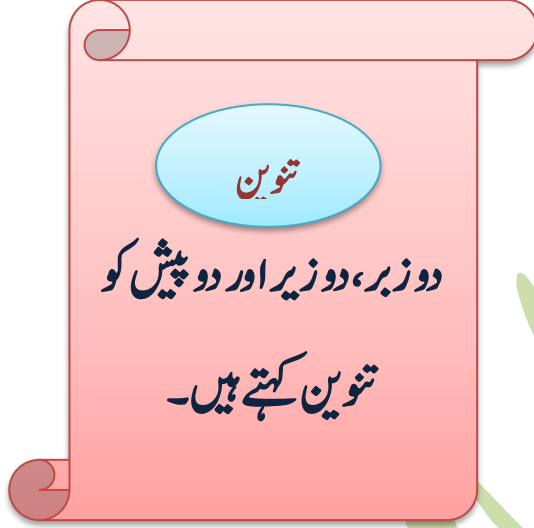
نون ساکن اور تنوین کے قواعد

ادغام

اظہار

اقلاب

اخفاء
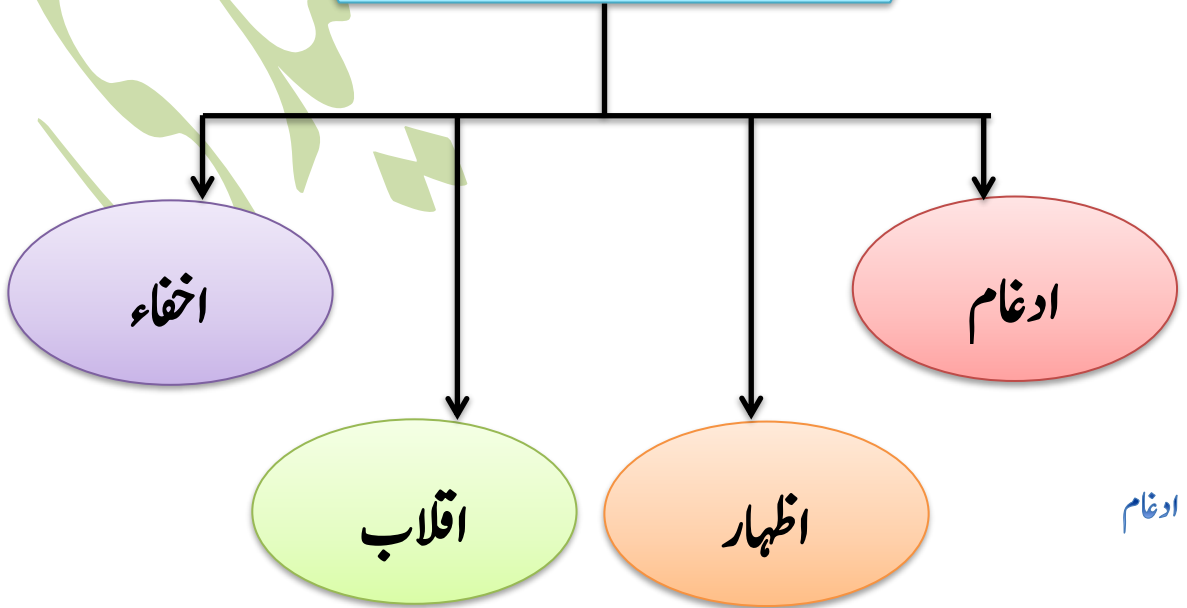
ادغام

ادغام کا مطلب ہے دو حروف کو ملا کر ایک کر دینا، پہلے حرف کو دوسرے حرف میں مکس کر دینا۔ جب نون ساکن اور تنوین کے بعد حروفِ "یرملون" میں سے کوئی حرف آجائے تو ادغام کریں گے۔

"ی" "ر" "م" "ل" "و" "ن"
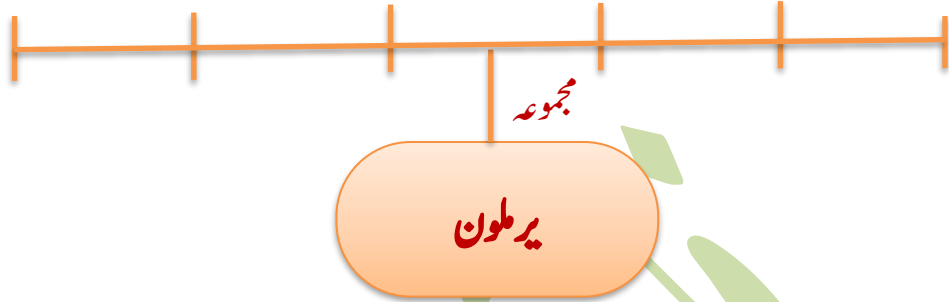
یہ ادغام "ل" اور "ر" میں بغیر غنہ کے ہو گا۔ جب یہ نون ساکن اور تنوین کے بعد آئیں گے۔

جیسے مِنۡ رَّبِهِمۡ یہاں "ن" کی آواز "ر" میں ملا دیں گے۔

مِنۡ لَّدُنۡكَ یہاں "ن" کی آواز "ل" میں ملا دیں گے۔

یہ ادغام "ی"، "م"، "ن" اور "و" میں غنہ کے ساتھ ہو گا۔ جب یہ نون ساکن اور تنوین کے بعد آئیں گے۔

جیسے مَنۡ يَّقُوۡلُ مِنۡ مَّاءٍ رَجُلٌ يَّسۡعٰى هُدًى وَّذِكۡرٰى

اظہار

نون ساکن کے بعد بغیر غنہ کے "ن" ساکن کو ظاہر کر کے پڑھنا اظہار کہلاتا ہے۔ جب نون ساکن اور تنوین کے بعد حروفِ "حلقیہ" میں سے کوئی حرف آجائے تو اظہار کریں گے۔

"ء" "ھ" "ع" "ح" "غ" "خ"
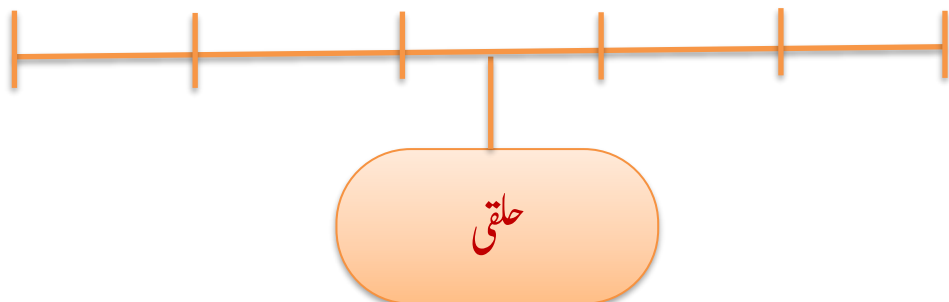
جیسے مِنۡھُمۡ ، اَنۡعَمۡتَ ، لِمَنۡ خَشِیَ ، مِنۡ غَابَ یہاں "ن" کی آواز کو ظاہر اور واضح کریں گے۔

یعنی "ن" کے مخرج سے مکمل آواز آئے گی۔

اقلاب

اقلاب کا مطلب تبدیل ہونا، بدل جانا۔ جب نون ساکن اور تنوین کے بعد حرفِ "ب" آجائے تو نون ساکن اور تنوین کو "م" سے بدل دیں گے اس کو اقلاب کرنا کہتے ہیں۔

جیسے مِنۢ بَعۡدَ

اخفاء

اخفاء کے لغوی معنٰی "چھپانا" ہیں۔ اخفاء ایک آواز ہے، غنہ کی طرح ناک میں جاتی ہے، ناک میں آواز ٹھہرانے کو "اخفاء" کہتے ہیں۔

۔جب نون ساکن اور تنوین کے بعد حروفِ "اخفاء" میں سے کوئی حرف آجائے تو "اخفاء" کریں گے اس کو اخفاء حقیقی بھی کہتے ہیں۔ حروف اخفاء (15) ہیں۔ جیسے مِنۡ شَرِّ

"ت"۔"ث"۔"ج"۔"د"۔"ذ"۔"ز"۔"س"۔"ش"۔"ص"۔"ض"۔"ط"۔"ظ"۔"ف"۔"ق"۔"ک"

غنہ کی آواز

غنہ کرتے وقت ہماری زبان کی نوک اوپر تالو سے لگتی ہے تو غنہ کی آواز نکلتی ہے۔

غنہ (نّ) مشدد اور (مّ) مشدد پر ہوتا ہے۔ جیسے اَنَّ

خیشوم

یہ غنہ کا مخرج ہے

غنہ کے مخرج کو جوفی مخرج

اخفاء کی آواز

اخفاء کرتے وقت ہماری زبان کی نوک اوپر تالو سے نہیں لگنی چاہیے۔

اخفاء (نۡ) ساکن اور (تنوین) پر کیا جاتا ہے۔

جیسے مِنۡ شَرِّ

میم ساکن کے قواعد

میم ساکن کے (3) قاعدے ہیں۔

1۔اخفاء 2۔ادغام 3۔اظہار
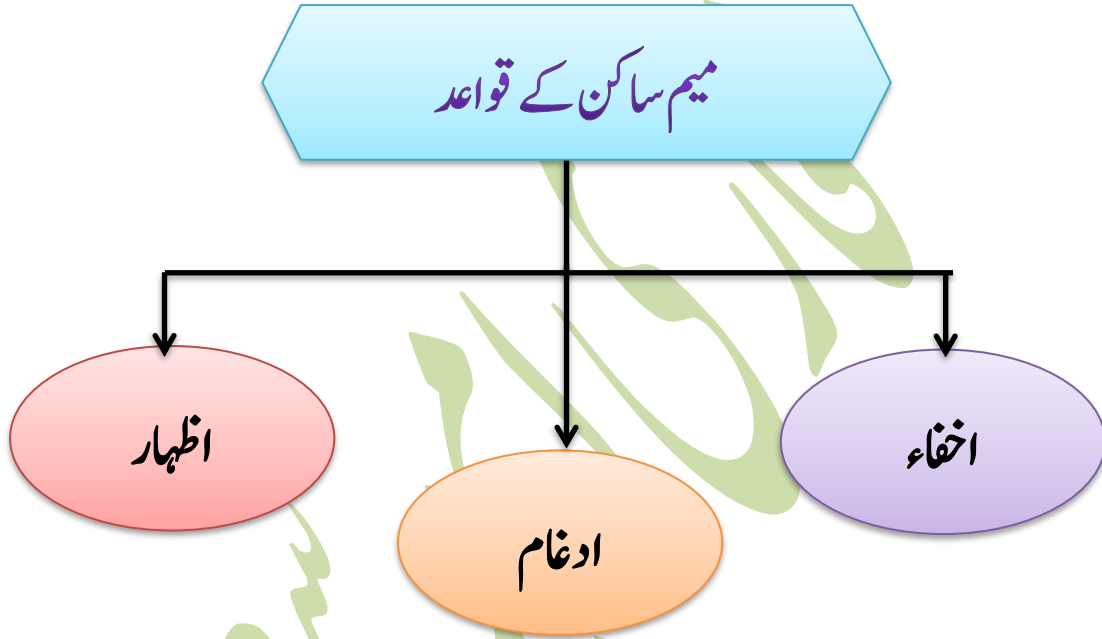
اخفاء

میم ساکن (مْ) کے بعد جب حرفِ "ب" آجائے تو اخفاء کریں گے، مطلب یہ کہ جو آواز ناک میں جائے گی اس کو اخفاء کی حیثیت سے لے کر جائیں گے، غنہ نہیں کریں گے اور اس کو اخفاء شفوی بھی کہتے ہیں۔

جیسے وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ

ادغام

میم ساکن (مْ) کے بعد جب حرفِ "م" آجائے تو ادغام کریں گے، مطلب یہ کہ میم ساکن کے بعد جو "م" ہو گا اس پر تشدید لگا دیں گے اور اس کو ادغامِ شفوی بھی کہتے ہیں۔

جیسے اِلَيْكُمْ مُرْ سَلُوْنَ

اظہار

میم ساکن (مْ) کے بعد جب حرفِ "ب" اور "م" کے علاوہ کوئی حرف ہو تو اظہار کریں گے، مطلب یہ کہ نارمل پڑھا جائے گا وہاں ادغام یا غنہ نہیں ہو گا اس کو اظہار کہتے ہیں۔

جیسے اَلَمْ تَرَ

وقف کا بیان

وقف کا لغوی معنٰی: ''رُکنا، ٹھہرنا''

وقف کا اصطلاحی معنٰی:

اصطلاحِ تجوید میں'' **کلمہ کے آخری حرف پر آواز اور سانس توڑ کر اسکان، روم یا اشمام کے ساتھ آگے قراءت کی نیّت سے تھوڑی دیر ٹھہرنے کو ''وقف''** کہتے ہیں، اور اگر وقف کرنے کے بعد آگے قراءت کرنے کی نیّت نہ ہو تو اسے اصطلاحِ تجوید میں **''قطع''** کہتے ہیں۔

وقف کی اقسام:

بنیادی طور پر وقف کی تقسیم دو اعتبار سے کی جاتی ہے: (۱)... محلِّ وقف (۲)... کیفیّتِ وقف۔

(1)... **محلِّ وقف:** یہ جاننا کہ کس جگہ وقف کرنا چاہیے اور کس جگہ نہیں کرنا چاہیے۔

(2)... **کیفیّتِ وقف:** یعنی یہ جاننا کہ کلمہ کے آخری حرف پر کس طرح وقف کیا جائے۔

محلِّ وقف کے اعتبار سے وقف کی اقسام

محلِّ وقف کے اعتبار سے وقف کی چار قسمیں ہیں:

☆۱ ... وقفِ تامّ ☆۲ ... وقفِ کافی

☆۳... وقفِ حسن ☆۴ ... وقفِ قبیح

۱ ۔ ...وقفِ تامّ کی تعریف: کلمہ میں ایسی جگہ وقف کرنا جہاں لفظی اور معنوی اعتبار سے کلام مکمّل ہو جائے اسے '' **وقفِ تامّ** '' کہتے ہیں جیسے سورۂ بَقَرہ میں هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ پر وقف کرنا وقفِ تامّ ہے کیونکہ اس کلمے کا اپنے مابعد کلمہ سے نہ تو لفظی تَعَلُّق ہے نہ ہی معنوی۔

۲ ۔ ... وقفِ کافی کی تعریف: کلمہ میں ایسی جگہ وقف کرنا جہاں موقوف علیہ کا اپنے مابعد کلمہ سے لفظی تعلق نہ ہو بلکہ معنوی تعلق ہو تو اسے وقفِ کافی کہتے ہیں جیسے وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ پر وقف، وقفِ کافی ہے۔ کیونکہ یہاں لفظی تعلق تو ختم ہو گیا لیکن ابھی معنوی تعلق باقی ہے۔

وقفِ تامّ اور وقفِ کافی کا حکم: وقفِ تامّ اور وقفِ کافی کا حکم یہ ہے کہ وقفِ تامّ اور وقفِ کافی ہونے کی صورت میں مابعد کلمے سے ابتداء کی جائے۔ اِعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔

۳۔ ... وقفِ حسن کی تعریف: وقفِ حسن وہ وقف ہے کہ موقوف علیہ کا اپنے مابعد کلمہ سے لفظی اور معنوی دونوں تعلق ہوں اور وقف کرنے سے نہ معنٰی بگڑتے ہوں اور نہ اِبہام یعنی معنی میں کوئی شک پیدا ہوتا ہو جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ میں اَلْحَمْدُ لِلّٰه پر وقف تو کرسکتے ہیں مگر رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ سے ابتداء نہیں کرسکتے بلکہ اِعادہ ہو گا یعنی دوبارہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ سے پڑھیں گے۔

۴۔ ... وقفِ قبیح کی تعریف: وقفِ قبیح وہ وقف ہے کہ موقوف علیہ کا اپنے مابعد کلمے سے لفظی اور معنوی دونوں تعلق ہوں اور وقف کرنے سے معنی میں ابہام پیدا ہو جائے یا معنی فاسد ہو جائیں جیسے يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ پر وقف کرنا۔

وقفِ حسن اور وقفِ قبیح کا حکم:

وقفِ حسن اور وقفِ قبیح کا حکم یہ ہے کہ ماقبل سے اِعادہ کیا جائے۔

نوٹ:

قرآنِ پاک پڑھتے ہوئے جس طرح حروف کی درست ادائیگی کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے اسی طرح تلاوتِ قرآن پاک کرتے ہوئے: کہاں ٹھہرنا چاہیے، کہاں ملانا چاہیے، کہاں سانس روک دینا ہے، کہاں سانس لینا ہے کہاں نہیں،

یہ سب سیکھنا بھی ہمارے لیے بہت ضروری ہے وہ اس لیے کہ ہو سکتا ہے ہم ایسی جگہ سانس لے لیں جہاں لفظ کا مطلب بدل جائے یا قرآنِ پاک پڑھنے کی خوبصورتی میں کمی آجائے۔ اور یہ تب ہو گا جب ہم کسی زبان سے ناواقف ہوں اور ترجمہ ہمیں نہ آتا ہو۔ یاد رہے کہ سانس کا توڑنا اور سانس لینا تلاوت کے دوران ہم نے اپنی مرضی سے نہیں کرنا بلکہ اس کا ایک طریقہ کار ہے کہ کب رکنا ہے، کب سانس لینا اور کب سانس توڑنا ہے اور اگر سانس ٹوٹنے لگے اور آپ نے وقف کر دینا ہے اور پھر پیچھے سے پڑھنا ہے۔
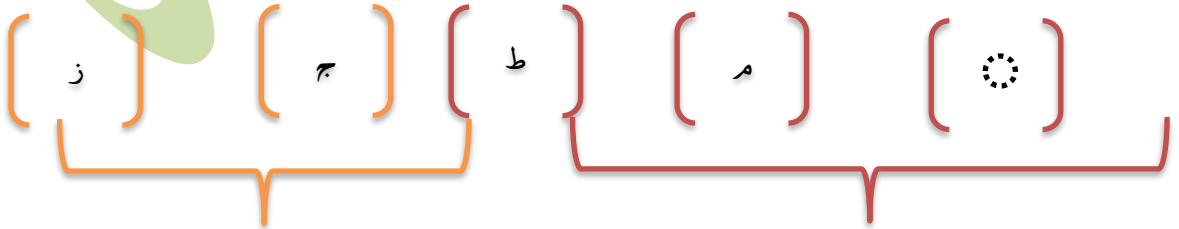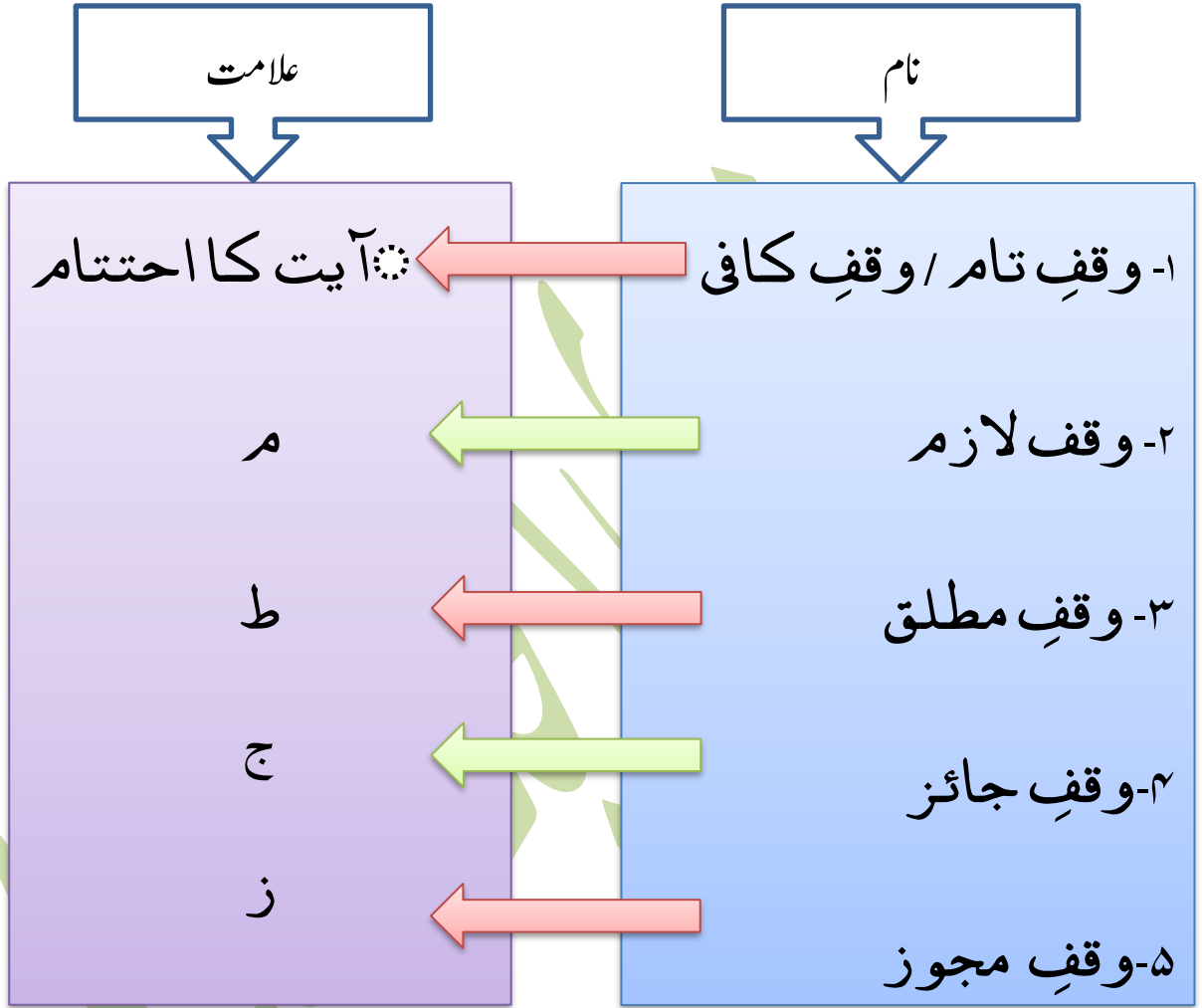
وقف کرنے کی (5) علامات
نام
علامت
۱- وقفِ تام / وقفِ کافی
۲- وقف لازم
۳- وقفِ مطلق
۴-وقفِ جائز
۵-وقفِ مجوز
آیت کا احتتام
م
ط
ج
ز
م
ط
ج
ز
ان تینوں پر رکنا ضروری ہوتا ہے۔ رک کر سانس لیں گے۔
ان دونوں پر رکنا آپ کی مرضی پر ہوتا ہے۔ سانس لینا چاہیں تو لے سکتے ہیں اور رک بھی سکتے ہیں۔

اگر ان علامات کے علاوہ کوئی علامت ہو تو بہتر ہے کہ وقف نہ کیا جائے۔ اگر سانس ٹوٹ جائے تو اور آپ آیت کے درمیان رک گئے تو واپس پیچھے سے پڑھنا شروع کرنا ہو گا۔

جس علامت پر نہیں رو کنا

(لا) اگر آیت کے درمیان میں یہ علامت آئے تو اس پر نہیں رُکیں گے۔ (لیکن اگر آیت کا وقف ہو یعنی آیت مکمل ہو رہی ہو تو رُک جائیں گے)۔

وقف کیسے کرنا ہے؟

جب کسی حرف پر وقف کرنا ہو تو آخری حرکت کو دیکھیں گے۔ اس حرف پر ان پانچ حرکات میں سے کوئی حرکت ہو گی۔ 1۔ زبر (ـَـ) 2۔ زیر (ـِـ) 3۔ پیش (ـُـ) 4۔ دو پیش 5۔ دو زیر

اگر ان میں سے کوئی حرکت ہو گی تو وقف کرتے ہوئے آخر میں (ـْـ) جزم لگا دیں گے۔

نوٹ: دو زبر کا وقف مختلف ہے۔
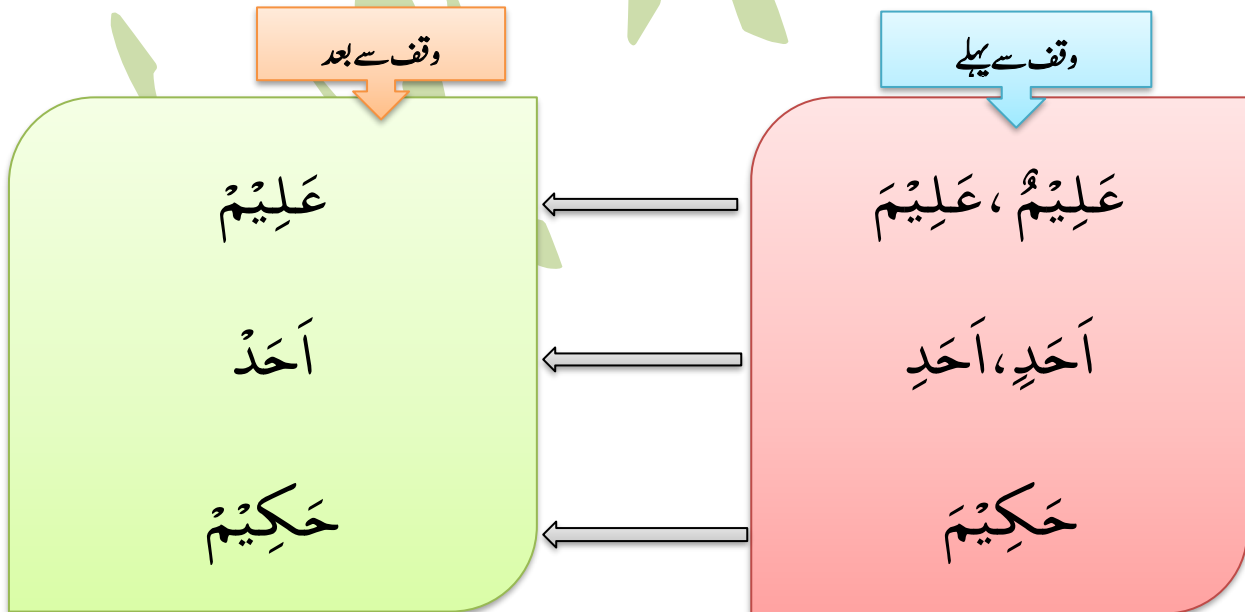
نوٹ: یاد رہے کہ اگر آخری حرف کی حرکت (دو زبر) ہے تو وہاں وقف کی حالت میں جزم نہیں لگا سکتے۔

دوزبر پر کیسے وقف کریں؟

دوزبر پر وقف کرتے ہوئے ہم ایک (زبر) کو ختم کریں گے اور دوسری زبر کو الف کے ساتھ لمبا کرکے پڑھیں گے (الف ہمیشہ ساتھ ہو گا)۔ مثال

اگر پہلے سے حرف پر جزم (ـْـ) موجود ہو
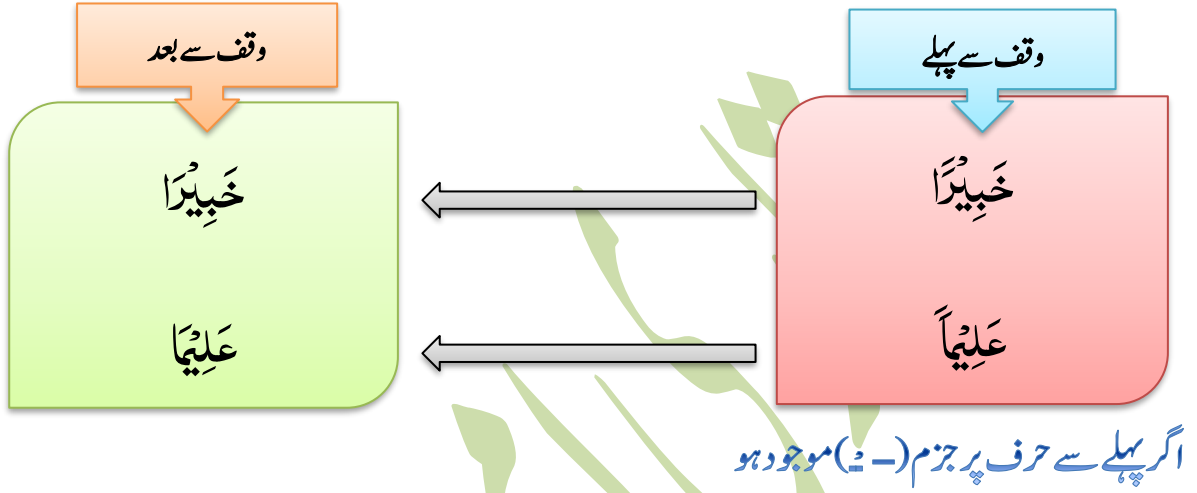
حالت وقف میں اگر پہلے سے حرف پر جزم موجود ہے تو بعدِ وقف اس میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی۔ یہ اپنی اصل پر ہی رہے گا اور اسے اسی طرح ادا کریں گے۔
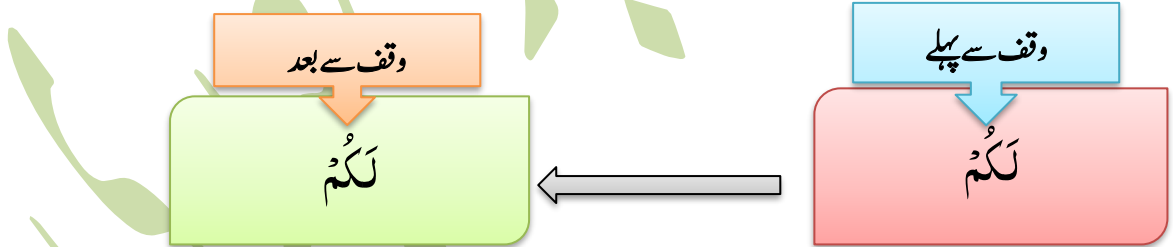
حروف مدہ اور کھڑی حرکات

اگر آخر میں حروفِ مدہ یا کھڑی حرکات ہیں تو اس صورت میں بھی کوئی تبدیلی نہیں ہو گی۔

مثال

وقف سے پہلے: قَدَّرَ فَهَدٰی

وقف سے بعد: قَدَّرَ فَهَدٰی
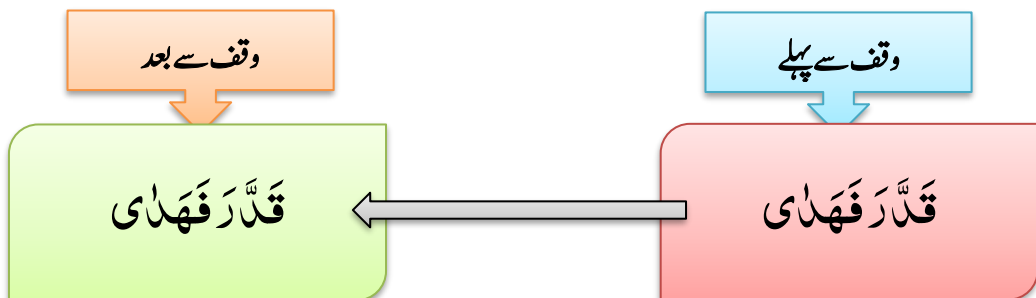
"ہ"کا وقف

"ہ"پر کوئی بھی حرکت ہو بعدِ وقف یعنی وقف کے بعد ہمیشہ ساکن پڑھا جائے گا۔

مثال:
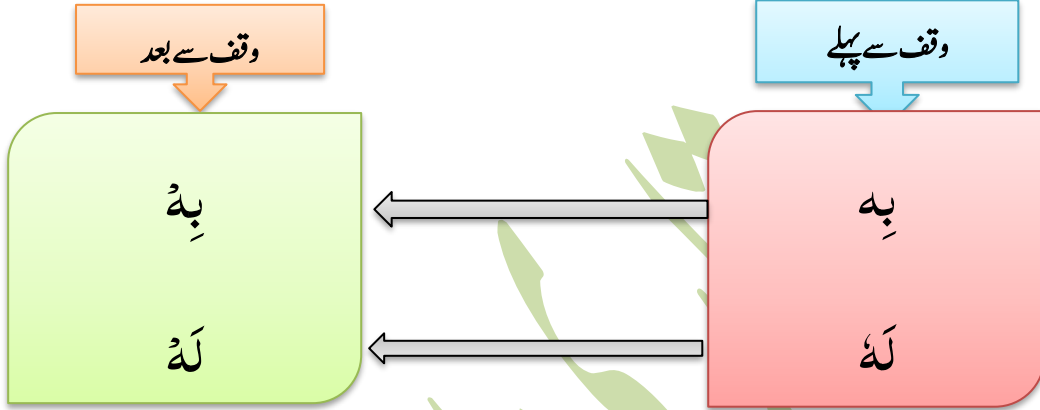
"ۃ"کا وقف

"ۃ"پر کوئی بھی حرکت ہو بعدِ وقف یعنی وقف "ۃ"حاساکنہ "ہ"سے بدل جائے گی اور ہمیشہ ساکن پڑھی جائے گی۔
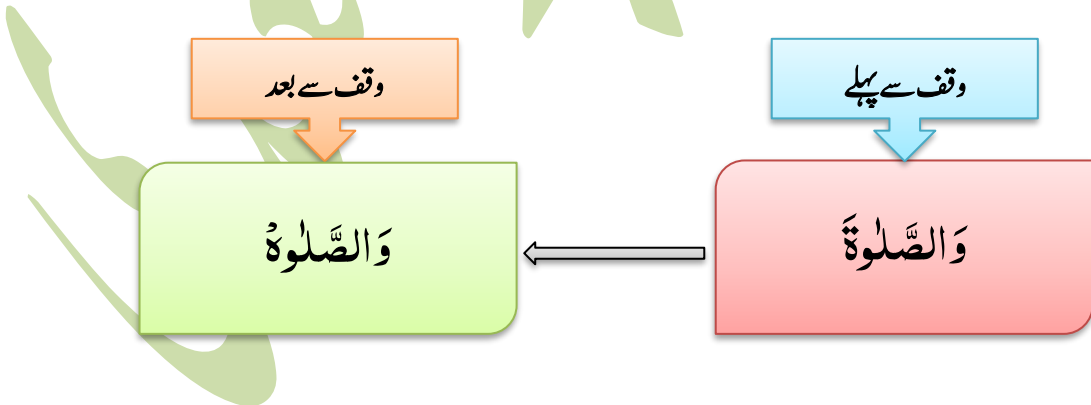
صفات کا بیان

صفات کی اہمیت:

جس طرح بغیر مخرج کے حرف ادا نہیں ہو سکتا اسی طرح بغیر صفات کے حرف کامل ادا نہیں ہو سکتا۔ جس طرح حُرُوف کے مخارج الگ الگ ہیں، اسی طرح ہر حرف میں پائی جانے والی صفات بھی جُدا جُدا ہیں۔ صفات کے ساتھ حرف کو ادا کرنے سے ایک ہی مخرج کے کئی حُرُوف آپس میں جُدا اور مُمتاز ہو جاتے ہیں۔ صفات، صفت کی جمع ہے۔

صفت کا لغوی معنیٰ:

صفت کا لغوی معنیٰ ہے "مَا قَا مَ بِشَیْ ءٍ" جو کسی شے کے ساتھ قائم ہو۔

صفت کا اصطلاحی معنیٰ:

اصطلاح تجوید میں "صفت" حرف کی اس حالت یا کیفیّت کو کہتے ہیں جس سے ایک ہی مخرج کے کئی حُروف آپس میں جُدا اور ممتاز ہو جاتے ہیں۔ مثلاً حرف کا پُر یا باریک ہونا آواز کا بلند یا پست ہونا، قوی یا ضعیف ہونا، نرم یا سخت ہونا وغیرہ جیسے "ص" اور "س" اِن کا مخرج تو ایک ہے مگر "ص" صفتِ استعلاء اور اطباق کی وجہ سے پُر اور "س" صفتِ استفال اور انفتاح کی وجہ سے باریک پڑھا جاتا ہے۔

صفات کی اقسام

صفات کی دو قسمیں ہیں:

{۱} صفاتِ لازمہ {۲} صفاتِ عارضہ

صفاتِ لازمہ کی تعریف:

حرف کی وہ صفات جو حرف کے لئے ہر وقت ضروری ہوں اور ان کے بغیر حرف ادا نہ ہو سکے یا حرف ناقص ادا ہو۔ مثلاً "ظ" میں صفتِ استعلاء اور اطباق ادا نہ کی جائے تو حرف "ظ" ادا ہی نہیں ہو گا۔ حرف کو صفاتِ لازمہ کے ساتھ ادا نہ کرنے سے لحن جلی واقع ہوتی ہے۔ (لمعاتِ شمسیہ حاشیہ فوائد مکیہ، ص۲۱، بتصرف)

صفاتِ عارضہ کی تعریف:

حرف کی وہ صفات جو حرف کے لئے کبھی ہوں اور کبھی نہ ہوں ان کے ادا نہ کرنے سے حرف ادا ہو جاتا ہے لیکن حرف کی تحسین باقی نہیں رہتی۔ مثلاً را مفتوحہ کو باریک پڑھنا وغیرہ۔ یہ صفات آٹھ حُرُوف میں پائی جاتی ہیں جن کا مجموعہ " اَوْیَرْ

مُلَانِ " ہے۔صفاتِ عارضہ کی غلطی کو" لحنِ خفی " کہتے ہیں۔لیکن لحنِ خفی کو چھوٹی اور معمولی غلطی سمجھ کر اس سے بچنے کی کوشش نہ کرنا بڑی غلطی ہے۔

یعنی اگر محتاط طریقہ نہ اپنایا جائے تو یہ لحن جلی بھی بن سکتی ہے جو کہ ایک سنگین غلطی ہے

صفاتِ لازمہ کا بیان

صفاتِ لازمہ کی تعداد: صفاتِ لازمہ مشہورہ بھی مثلِ مخارج سترہ (۱۷) ہیں۔

صفاتِ لازمہ کی اقسام: صفاتِ لازمہ کی دو قسمیں ہیں:

(1)صفاتِ لازمہ متضادہ (2) صفاتِ لازمہ غیر مُتَضادہ

صفاتِ لازمہ مُتَضادہ کی تعریف:

صفاتِ لازمہ متضادہ وہ صفات ہیں جو آپس میں ایک دوسرے کی ضد ہوں جیسے "ہمس "کی ضد"جہر "اور"شدّت "کی ضد"رخاوت "ہے۔

صفاتِ لازمہ مُتضادہ

صفاتِ لازمہ مُتَضادہ دس ۱۰ ہیں۔جن میں سے پانچ،پانچ کی ضد ہیں۔

لازمہ	متضادہ
ہمس	جہر
شدّت	رخاوت
استعلاء	استفال
اطباق	انفتاح
اذلاق	اصمات

تفصیل

(1)...ہمس :

لغوی معنی: ''پستی''۔ اصطلاحی معنی: اصطلاحِ تجوید میں ''ضعف کی وجہ سے آواز کے پست ہونے ''کو کہتے ہیں۔ جن حُرُوف میں یہ صفت پائی جاتی ہے انہیں '' حُرُوفِ مهموسه ''کہتے ہیں اور یہ دس ۱۰ ہیں جن کا مجموعہ ''فَحَثَّه شَخْصٌ سَكَتْ '' ہے۔

طریقۂ ادائیگی: حُروفِ مہموسہ کو ادا کرتے وقت آواز اُن کے مخرج میں اس قدر ضعف یعنی کمزوری سے ٹھہرتی ہے کہ سانس جاری رہتا ہے اور آواز پست ہو جاتی ہے۔ فحث ۔ اح۔ اش

(2)...جہر :

یہ صفت ہمس کی ضد ہے۔ لغوی معنی : ''بلندی'' اصطلاحی معنی: اصطلاحِ تجوید میں '' قُوّت کی وجہ سے آواز کے بلند ہونے ''کو کہتے ہیں۔ جن حُرُوف میں یہ صفت پائی جاتی ہے انہیں '' حُرُوفِ مجهوره ''کہتے ہیں۔ حروف مہموسہ کے علاوہ باقی انیس ۱۹ حروف مجہورہ ہیں

طریقۂ ادائیگی: حُرُوفِ مجہورہ کو ادا کرتے وقت آواز اُن کے مخرج میں اس قدر قُوّت سے ٹھہرتی ہے کہ اس کے اثر سے سانس کا جاری ہونا موقوف ہو جاتا ہے اور آواز بلند ہو جاتی ہے۔

(3)...شدّت :

لغوی معنی: ''سختی'' اصطلاحی معنی: اصطلاحِ تجوید میں '' قُوّت کی وجہ سے آواز کے سخت ہونے ''کو کہتے ہیں۔ جن حُرُوف میں یہ صفت پائی جاتی ہے انہیں ''حُرُوفِ شديده'' کہتے ہیں اور یہ آٹھ ۸ ہیں جن کا مجموعہ '' أَجِدُ قَطٍ بَكَتْ'' ہے۔

طریقۂ ادائیگی: حُرُوفِ شدیدہ کو ادا کرتے وقت آواز اُن کے مخرج میں اتنی قُوّت سے ٹھہرتی ہے کہ فوراً بند ہو جاتی ہے اور سخت ہو جاتی ہے۔

(4)...رخاوت :

یہ صفت ''شدّت'' کی ضد ہے۔ لغوی معنی: ''نرمی''، اصطلاحی معنی: اصطلاحِ تجوید میں '' ضعف کی وجہ سے آواز کے نرم ہونے ''کو کہتے ہیں۔ جن حُرُوف میں یہ صفت پائی جاتی ہے انہیں '' حُرُوفِ رخوه'' کہتے ہیں اور یہ سولہ ۱۶ ہیں۔

جو حُرُوفِ شدیدہ اور حُرُوفِ مُتوسّطہ کے علاوہ ہیں۔

طریقۂ ادائیگی: حُرُوفِ رخوہ کو ادا کرتے وقت آواز اُن کے مخرج میں اتنے ضعف سے ٹھہرتی ہے جس کی وجہ سے آواز جاری رہتی ہے اور نرم ہو جاتی ہے۔

☆...(توسط) : **لغوی معنیٰ** :"درمیان" **اصطلاحی معنیٰ** :اصطلاحِ تجوید میں **" شدّت اور رخاوت کی درمیانی حالت کے ساتھ پڑھنے "** کو کہتے ہیں۔ جن حُرُوف میں یہ صفت پائی جاتی ہے انہیں **" حُرُوفِ مُتَوَسِّطه "** کہتے ہیں اور یہ پانچ ہیں جن کا مجموعہ **" لِنْ عُمَرْ "** ہے۔

طریقۂ ادائیگی: حُرُوفِ متوسطہ کو ادا کرتے وقت آواز اُن کے مخرج میں نہ تو مکمل بند ہوتی ہے کہ شدّت پیدا ہو جائے اور نہ ہی مکمل جاری رہتی ہے کہ رخاوت پیدا ہو جائے بلکہ اس کی درمیانی حالت رہتی ہے۔

(5)...استعلاء :

لغوی معنیٰ: "بلندی چاہنا" **اصطلاحی معنیٰ:** اصطلاحِ تجوید میں **" زبان کی جڑ کے تالو کی جانب بلند ہونے "** کو کہتے ہیں۔ جن حُرُوف میں یہ صفت پائی جاتی ہے انہیں **"حُرُوفِ مُسْتَعْلِيَه"** کہتے ہیں اور یہ سات ۷ ہیں جن کا مجموعہ **"خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ"** ہے۔

طریقۂ ادائیگی: حُرُوفِ مستعلیہ کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ تالو کی جانب بلند ہوتی ہے جس کی وجہ سے حُرُوف پُر پڑھے جاتے ہیں۔

(6)...استفال :

یہ صفت "استعلاء" کی ضد ہے۔ **لغوی معنیٰ:** "نیچائی چاہنا"۔ **اصطلاحی معنیٰ:** اصطلاحِ تجوید میں **" زبان کی جڑ کے تالو کی جانب بلند نہ ہونے "** کو کہتے ہیں۔ جن حُرُوف میں یہ صفت پائی جاتی ہے انہیں **"حُرُوفِ مُسْتَفِلَه"** کہتے ہیں اور یہ بائیس ۲۲ ہیں جو **" حُرُوفِ مستعلیه "** کے علاوہ ہیں۔

طریقۂ ادائیگی: حُروفِ مستفلہ کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ تالو کی جانب بلند نہیں ہوتی بلکہ نیچے رہتی ہے اس لئے یہ حُرُوف باریک پڑھے جاتے ہیں۔

(7)... اطباق :

لغوی معنیٰ: "مل جانا یا ڈھانپ لینا" **اصطلاحی معنیٰ:** اصطلاحِ تجوید میں **"زبان کے پھیل کر تالو سے مل جانے"** کو کہتے ہیں۔ جن حُرُوف میں یہ صفت پائی جاتی ہے انہیں **"حُرُوفِ مُطْبَقه"** کہتے ہیں اور یہ چار ۴ ہیں جن کا مجموعہ **"صطظض"** ہے۔

طریقۂ ادائیگی: حُروفِ مطبقہ کو ادا کرتے وقت زبان تالو سے مل جاتی ہے جس کی وجہ سے یہ حُرُوف بہُت ہی پُر پڑھے جاتے ہیں۔

(8)...انفتاح :

یہ صفت "اِطباق" کی ضد ہے۔ **لغوی معنیٰ:** "جُدا رہنا یا کھلا رہنا" **اصطلاحی معنیٰ:** اصطلاحِ تجوید میں **"زبان کے تالو سے جُدا رہنے "** کو کہتے ہیں۔ جن حُرُوف میں یہ صفت پائی جاتی ہے انہیں **"حُرُوفِ مُنفَتِحَۃ"** کہتے ہیں اور یہ **پچیس ۲۵** ہیں جو حُروفِ مطبقہ کے علاوہ ہیں۔

طریقۂ ادائیگی: حُرُوفِ منفتحہ کو ادا کرتے وقت زبان تالو سے جُدا رہتی ہے۔

(9)...اذلاق :

لغوی معنیٰ: "کنارہ" **اصطلاحی معنیٰ:** اصطلاحِ تجوید میں **"حُرُوف کے ہونٹوں، دانتوں اور زبان کے کناروں سے پھسل کر بسہولت ادا ہونے"** کو کہتے ہیں۔ جن حُرُوف میں یہ صفت پائی جاتی ہے انہیں **"حُرُوفِ مُذلَقَہ"** کہتے ہیں اور یہ **چھ** ٦ ہیں جن کا مجموعہ **"فِرَّ**

مِنْ لُبٍّ" ہے۔

طریقۂ ادائیگی: حُرُوفِ مذلقہ اپنے مخارج سے پھسل کر بسہولت ادا ہوتے ہیں۔

(10)...اِصمات :

یہ صفت "اِذلاق" کی ضد ہے۔ **لغوی معنیٰ:** "روکنا" **اصطلاحی معنیٰ:** اصطلاحِ تجوید میں **" حُرُوف کے مضبوطی اور جماؤ کے ساتھ ادا ہونے "** کو کہتے ہیں۔ جن حُرُوف میں یہ صفت پائی جاتی ہے انہیں **" حُرُوف مُصْمَتَہ"** کہتے ہیں اور یہ **تیئس ۲۳** ہیں جو کہ حُرُوفِ مذلقہ کے علاوہ ہیں۔

یہ صفت "اِذلاق" کی ضد ہے۔ **لغوی معنیٰ:** "روکنا" **اصطلاحی معنیٰ:** اصطلاحِ تجوید میں **" حُرُوف کے مضبوطی اور جماؤ کے ساتھ ادا ہونے "** کو کہتے ہیں۔ جن حُرُوف میں یہ صفت پائی جاتی ہے انہیں **" حُرُوف مُصْمَتَہ"** کہتے ہیں اور یہ **تیئس ۲۳** ہیں جو کہ حُرُوفِ مذلقہ کے علاوہ ہیں۔

طریقۂ ادائیگی: حُرُوفِ مصمتہ اپنے مخارج سے مضبوطی کے ساتھ جم کر ادا ہوتے ہیں۔

صفاتِ لازمہ مُتضادہ کے حامل حروف کا مجموعہ

نمبر شمار	حُروف	تعداد	مجموعہ
1	حروفِ مہموسہ	10	فَحَثَّہٗ شَخْصٌ سَکَتْ
2	حروف مجہورہ	19	-
3	حروف شدیدہ	8	أَجِدُ قِطٍ بَکَتْ
4	حروف رخوہ	16	-
-	حُرُوفِ مُتَوَسّطِہ	5	لَنْ عُمَر
5	حروفِ مُسْتَعْلِیَہ	7	خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ
6	حروفِ مُسْتَفِلَہ	22	-
7	حروفِ مُطْبَقَہ	4	صططض
8	حروفِ مُنْفَتِحَہ	25	-
9	حروفِ مُذْلَقَہ	6	فَرَّ مِنْ لُّب
10	حُرُوْفِ مُصْمَتَہ	23	-

صفاتِ لازمہ غیر متضادہ کا بیان

صفاتِ لازمہ غیرِ مُتَضادہ کی تعریف: صفاتِ لازمہ غیرِ مُتَضادہ وہ صفات ہیں جو آپس میں ایک دوسرے کی ضد نہ ہوں۔

صفاتِ لازمہ غیرِ مُتَضادہ سات ۷ ہیں:

(۱) صفیر (۲) قلقلہ (۳) لین

(۴) انحراف (۵) تکریر (۶) تفشّی

(۷) استطالت۔

(1)...صفیر:

لغوی معنی ''سیٹی''، **اصطلاحی معنی**: اصطلاحِ تجوید میں **''سیٹی کی طرح تیز آواز''** کو کہتے ہیں۔ جن حُرُوف میں یہ صفت پائی جاتی ہے انہیں **''حُرُوفِ صَفِیْرِیَہْ''** کہتے ہیں۔

طریقۂ ادائیگی: حُرُوفِ صفیریہ کو ادا کرتے وقت سیٹی کی طرح تیز آواز نکلتی ہے جیسے اَلصَّلٰوۃُ میں ''ص''، حُرُوفِ صفیریہ تین ہیں اور وہ یہ ہیں: **''ص، ز، س''**۔

(2)... قلقلہ:

لغوی معنی: ''جنبش'' **اصطلاحی معنی**: اصطلاحِ تجوید میں **''حرف کو ادا کرتے وقت مخرج میں جنبش کے ہونے ''** کو کہتے ہیں۔ جن حُرُوف میں یہ صفت پائی جاتی ہے انہیں **''حُرُوفِ قَلْقَلَہْ''** کہتے ہیں۔

طریقۂ ادائیگی: حُرُوفِ قلقلہ کو ادا کرتے وقت ان کے مخرج میں جنبش ہوتی ہے جس کی وجہ سے آواز لوٹتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ حُروفِ قلقلہ پانچ ہیں جن کا مجموعہ **'' قُطْبُ جَدٍّ''** ہے۔

(3)...لین:

لغوی معنی ''نرمی'' **اصطلاحی معنی**: اصطلاحِ تجوید میں **'' حُرُوف کو نرمی سے ادا کرنے ''** کو کہتے ہیں۔ جن حُرُوف میں یہ صفت پائی جاتی ہے انہیں **''حُرُوفِ لین''** کہتے ہیں۔

طریقۂ ادائیگی: حُرُوفِ لین کو ان کے مخرج سے نرمی کے ساتھ جھٹکے کے بغیر، اس طرح ادا کرنا چاہیے کہ اگر دراز کرنا چاہیں تو کر سکیں۔ جیسے ''خَوْفٍ، قُرَیْشٍ'' حُرُوفِ لین دو ۲ ہیں اور وہ یہ ہیں: **'' و''** اور **'' ی''** ساکن ماقبل مفتوح۔

(4)...انحراف:

لغوی معنی ''پھرنا'' **اصطلاحی معنی**: اصطلاحِ تجوید میں **''حُرُوف کو ادا کرتے وقت آواز کے ایک مخرج سے دوسرے مخرج کی طرف پھرنے ''** کو کہتے ہیں۔ جن حُرُوف میں یہ صفت پائی جاتی ہے انہیں **'' حُرُوفِ مُنْحَرِفَہْ''** کہتے ہیں۔

طریقۂ ادائیگی: حُرُوفِ منحرفہ کو ادا کرتے وقت زبان ایک مخرج سے دوسرے مخرج کی طرف پھرتی ہے۔ حُرُوفِ منحرفہ دو ۲ ہیں اور وہ یہ ہیں: **"ل" اور "ر"**

(5)... تکریر:

لغوی معنی: "کسی چیز کا بار بار ہونا" **اصطلاحی معنی:** اصطلاحِ تجوید میں **"حرف کو ادا کرتے وقت زبان کے سرے پر کپکپاہٹ کے پیدا ہونے کو کہتے ہیں"** ۔ یہ صفت "را" میں پائی جاتی ہے۔

طریقۂ ادائیگی: را کو ادا کرتے وقت نوکِ زبان میں ہلکی سی کپکپاہٹ پیدا ہونی چاہیے مگر اس میں اصلِ تکرار سے بچنا چاہیے۔

جیسے مُسْتَطَرٌ ۔

(6)... تفشّی:

لغوی معنی: "پھیلنا" **اصطلاحی معنی:** اصطلاحِ تجوید میں **" مُنہ میں آواز کے پھیلنے "** کو کہتے ہیں۔ یہ صفت شین میں پائی جاتی ہے

۔

طریقۂ ادائیگی: شین کو ادا کرتے وقت اس کے مخرج میں آواز پھیل جاتی ہے۔

جیسے "غَوَاشٍ" کی شین

(7)... استطالت:

لغوی معنی: "لمبائی چاہنا" **اصطلاحی معنی:** اصطلاحِ تجوید میں **" آواز کے مخرج میں دیر تک جاری رہنے "** کو کہتے ہیں۔ یہ صفت **" حرفِ ضَاد "** میں پائی جاتی ہے۔

طریقۂ ادائیگی: حرفِ ضَاد کو ادا کرتے وقت زبان کا بغلی کنارہ ناجذ سے ضاحک تک بتدریج آہستہ آہستہ لگتا ہے جس کی وجہ سے آواز میں طوالت پیدا ہوتی ہے۔

جیسے وَلَا الضَّالِیْنَ ۔

انتخاب برائے / قاری امجد سعیدی

مدرس شعبہ تجوید و حفظ اسلامک سینٹر آن لائن

wa.me/923012070595